

انسانی حقوق کا عالمی منشور

ر ہر اسکولوں اور تعلیمی اداروں میں اسے پڑھ کر سنا یا جائے اور اس کی شخصیات واضح کی جائیں، اور اس ضمن میں کسی ملک یا علاقے کی سیاسی حیثیت کے لحاظ سے کوئی امتیاز نہ برتا جائے۔

تسمیہ

،چونکہ ہر انسان کی ذاتی عزت اور حرمت اور انسانوں کے مہاوی اور ناقابل انتقال حقوق کو تسلیم کرنا دنیا میں آزادی، انصاف، اور امن کی بنیاد ہے،

انسانوں کی بلند ترین آرزو یہ رہی ہے کہ اسی دنیا وجود میں آئے جس میں تمام انسانوں کو اپنی بات کہنے اور اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی آزادی حاصل ہو اور جہاں وہ خوف اور احتجاج سے محفوظ رہیں ،چونکہ یہ ضروری ہے، اگر ہم یہ نہیں چاہتے کہ انسان چاچڑ آ کر چہر اور استبداد کے خلاف بغاوت کرنے پر مجبور ہو، کہ انسان حقوق کو قانون کی عملداری کے ذریعے محفوظ رکھا جائے ،چونکہ یہ ضروری ہے کہ قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بڑھایا جائے

ور عورتوں کے مہاوی حقوق کے بارے میں اپنے عقین کی دوبارہ تصدیق کر دی ہے اور وسیع تر آزادی کی فضا میں معاشرتی ترقی کو تقویت دینے اور معیار زندگی کو بلند کرنے کا ارادہ کر لیا ہے ،چونکہ مہیہر ملکوں نے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے ائتہراکب عمل سے ساری دنیا میں اصولاً اور علماً انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا زیادہ سے زیادہ احترام کریں گے اور کرائیں گے ،چونکہ اس وعد کی تکمیل کے لیے بہت ہی اہم ہے کہ ان حقوق اور آزادیوں کی نوعیت کو سب سمجھ سکیں

ملڈا

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی

ان حقوق اور آزادیوں کا احترام پیدا کرے اور انہیں قومی اور بین الاقوامی کارروائیوں کے ذریعے مہیہر ملکوں میں اور ان قوموں میں جو مہیہر ملکوں کے ماتحت ہوں، منوانے کے لیے بختدریج کوشش کر سکے۔

دفعہ ۱

تمام انسان آزاد اور حقوق و عزت کے اعتبار سے برابر پیدا ہوئے ہیں۔ انہیں ضمیر اور عقل ودیعت ہوئی ہے۔ اس لیے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیے۔

دفعہ ۲

جو اس اعلان میں بیان کیے گئے ہیں، اور اس حق پر نسل، رنگ، جنس، زبان، مذہب، اور سیاسی تفریق کا یا کسی قسم کے عقیدے، قوم، معاشرے، دولت، یا خاندانی حیثیت وغیرہ کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔
 لاقوامی حیثیت کی بنا پر اس شخص سے کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا، چاہے وہ ملک یا علاقہ آزاد ہو، تولیتی ہو، غیر مختار ہو، یا سیاسی اقتدار کے لحاظ سے کسی دوسری بینش کا پابند ہو۔

دفعہ ۳

ہر شخص کو اپنی جان، آزادی، اور ذاتی تحفظ کا حق حاصل ہے۔

دفعہ ۴

کوئی شخص غلام یا لونڈی بنا کر نہ رکھا جا سکے گا۔ غلامی اور برہہ فروشی، چاہے اس کی کوئی شکل بھی ہو، مہزوج قرار دی جائے گی۔

دفعہ ۵

کسی شخص کو جسمانی انقیت، یا ظالمانہ، انسانیّت سوز، یا ذلیل سلوک یا سزا نہیں دی جائے گی۔

دفعہ ۶

ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ ہر مقام پر قانون اس کی شخصیت کو تسلیم کرے۔

دفعہ ۷

کسی تفریق کے قانون کے اندر امان پانے کے برابر کے حقدار ہیں۔ اس اعلان کی خلاف ورزی میں جو تفریق کی جائے یا تفریق کے لیے ترغیب دی جائے، اس سے سب برابر کے بچاؤ کے حقدار ہیں۔

دفعہ ۸

ہر شخص کو ایسے افعال کے خلاف جو آئین یا قانون میں دیے گئے بنیادی حقوق کو تلف کرتے ہوں، بااختیار قومی عدالتوں میں موثر طریقے سے چارہ چروی کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔

دفعہ ۹

کسی شخص کو محض حاکم کی مرضی پر گرفتار، نظربند، یا چلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۰

یاں طور پر حق حاصل ہے کہ اس کے حقوق و فرائض کا تعین یا اس کے خلاف کسی عائد کردہ جرم کے بارے میں مقدمے کی سماعت آزاد اور غیر جانبدار عدالت کے کھلے اجلاس میں منصفانہ طریقے سے ہو۔

دفعہ ۱۱

لزام عائد کیا جائے، بے گناہ شہار کیے جانے کا حق حاصل ہے تاوقتیکہ اس پر کھلی عدالت میں قانون کے مطابق جرم ثابت نہ ہو جائے اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقع نہ دیا جا چکا ہو۔
 کسی شخص کو کسی ایسے فعل یا فروگذاشت کی بنا پر جو ارتکاب کے وقت قومی یا بین الاقوامی قانون کے اندر تغیرری جرم شہار نہیں کیا جاتا تھا، کسی تغیرری جرم میں مداخلت نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۲

یا خط و کتابت میں ہن مانے طریقے پر مداخلت نہ کی جائے گی اور نہ ہی اس کی عزت اور نیک نامی پر حملے کیے جائیں گے۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ قانون اسے حملے یا مداخلت سے محفوظ رکھے۔

دفعہ ۱۳

ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اسے ہر ریاست کی حدود کے اندر نقل و حرکت کرنے اور سکونت اختیار کرنے کی آزادی ہو۔

ہر شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی ملک سے چلا جائے چاہے وہ ملک اس کا اپنا ہو، اور اسی طرح اسے اپنے ملک میں واپس آجانے کا بھی حق حاصل ہے۔

دفعہ ۱۴

ہر شخص کو ایذا رسانی سے دوسرے ملکوں میں ہنما ڈھونڈنے، اور ہنما مل جانے تو اس سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہے۔

ان عدالتی کارروائیوں سے بچنے کے لیے استعمال میں نہیں لایا جا سکتا جو خالصتاً غیر سیاسی جرائم یا ایسے افعال کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں جو اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے خلاف ہیں۔

دفعہ ۱۵

ہر شخص کو قومیت کا حق حاصل ہے۔

کوئی شخص محض حاکم کی مرضی پر اپنی قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا اور اس کو قومیت تبدیل کرنے کا حق دینے سے انکار نہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۶

دل، قومیت، یا مذہب کی بنا پر لگائی جانے شادی بیاہ کرنے اور گھر بسانے کا حق حاصل ہے۔ مردوں اور عورتوں کو نکاح، ازدواجی زندگی، اور نکاح فسخ کرنے کے معاملہ میں برابر کے حقوق حاصل ہیں۔
 نکاح فریقین کی پوری اور آزاد رضامندی سے ہو گا۔

خاندان، معاشرے کی فطری اور بنیادی اکائی ہے، اور وہ معاشرے اور ریاست دونوں کی طرف سے حفاظت کا حقدار ہے۔

دفعہ ۱۷

ہر انسان کو تنہا یا دوسروں سے مل کر جائداد رکھنے کا حق حاصل ہے۔

کسی شخص کو زبردستی اس کی جائداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۸

مل ہے۔ اس حق میں مذہب یا عقیدے کو تبدیل کرنے اور کھلے عام یا نجی طور پر، تنہا یا دوسروں کے ساتھ مل جل کر عقیدے کی تبدلیغ، عمل، عبادت، اور مذہبی رسمیں پوری کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔

دفعہ ۱۹

س حق میں یہ اہر بھی شامل ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ اپنی رائے قائم کرے اور سرحدوں کا خیال کیے بغیر جس ذریعے سے چاہے علم اور خیالات کی تلاش کرے، انہیں حاصل کرے، اور ان کی تبدلی کرے۔

دفعہ ۲۰

ہر شخص کو پُر امن طریقے سے ملنے چلنے اور انجمنیں قائم کرنے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔

کسی شخص کو کسی انجمن میں شامل ہونے کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ ۲۱

ہر شخص کو اپنے ملک کی حکومت میں براہ راست یا آزادانہ طور پر منتخب کیے ہوئے نمائندوں کے ذریعے حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔

ہر شخص کو اپنے ملک میں سرکاری ملازمت حاصل کرنے کا برابر کا حق حاصل ہے۔

نا ایسے حقوقی انتخابات کے ذریعے ظاہر کی جائے گی جو عام اور مہاوی رائے دنگی سے ہوں گے اور جو غبیہ ووٹ یا اس کے مہاوی کسی دوسرے آزادانہ طریق رائے دنگی کے مطابق عمل میں آئیں گے۔

دفعہ ۲۲

ملک کے نظام اور وسائل کے مطابق قومی کوشش اور بین الاقوامی تعاون سے ایسے اقتصادی، معاشرتی، اور ثقافتی حقوق کو حاصل کرے، جو اس کی عزت اور شخصیت کی آزادانہ نشوونما کے لیے لازم ہیں۔

دفعہ ۲۳

ہر شخص کو کام کاج، روزگار کے آزادانہ انتخاب، کام کاج کی مناسب و معقول شرائط، اور بے روزگاری کے خلاف تحفظ کا حق حاصل ہے۔

ہر شخص کو کسی تفریق کے بغیر مساوی کام کے لیے مساوی معاوضے کا حق حاصل ہے۔

مناسب و معقول معاشرے کا حق رکھتا ہے جو خود اس کے اور اس کے اہل و عیال کے لیے باعزت زندگی کا ضامن ہو، اور جس میں اگر ضروری ہو تو معاشرتی تحفظ کے دیگر ذرائع سے اضافہ کیا جا سکے۔

ہر شخص کو اپنے مفادات کے بچاؤ کے لیے تجارتی انجمنیں قائم کرنے اور ان میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے۔

دفعہ ۲۴

ہر شخص کو آرام اور فرصت کا حق حاصل ہے جس میں کام کے گھنٹوں کی مناسب حد بندی اور تنخواہ سمیت میعاد تعطیلات بھی شامل ہیں۔

دفعہ ۲۵

دوسری ضروری معاشرتی مراعات شامل ہیں؛ اور بے روزگاری، بیماری، معذوری، بیوگی، بڑھاپا، یا ایسے حالات میں روزگار سے محرومی جو اس کے قبضہ قدرت سے باہر ہوں، کے خلاف تحفظ کا حق حاصل ہے۔

زچہ اور بیچہ مخصوصی توجہ اور اہداد کے حقدار ہیں۔ تمام بچے، خواہ وہ شادی سے پہلے پیدا ہوئے ہوں یا شادی کے بعد، معاشرتی تحفظ سے یکساں طور پر مستفید ہوں گے۔

دفعہ ۲۶

بنیادی درجوں میں۔ ابتدائی تعلیم لازمی ہو گی۔ فنّی اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کا عام انتظام کیا جائے گا اور لیاقت کی بنا پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا سب کے لیے مساوی طور پر ممکن ہو گا۔

نا نریع ہو گی۔ وہ تمام قوموں اور نسلی یا مذہبی گروہوں کے درمیان باہمی مہمیت، رواداری، اور دوستی کو ترقی دے گی، اور امن کو برقرار رکھنے کے لیے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کو آگے بڑھائے گی۔

والدین کو اس بات کے انتخاب کا اولین حق حاصل ہے کہ ان کے بچوں کو کس قسم کی تعلیم دی جائے گی۔

دفعہ ۲۷

ہر شخص کو قوم کی ثقافتی زندگی میں آزادانہ حصہ لینے، ادبیات سے مستفید ہونے، اور سائنس کی ترقی اور اس کے فوائد میں شرکت کا حق حاصل ہے۔

ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اس کے ان اخلاقی اور مادی مفادات کا تحفظ کیا جائے جو اسے ایسی سائنس، علم، یا ادبی تصنیف سے، جس کا وہ مصنف ہے، حاصل ہوتے ہیں۔

دفعہ ۲۸

ہر شخص ایسے معاشرتی اور بین الاقوامی نظام میں شامل ہونے کا حقدار ہے جس میں وہ تمام آزادیاں اور حقوق حاصل ہو سکیں جو اس اعلان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

دفعہ ۲۹

ہر شخص کے اس معاشرے کی جانب فرائض ہیں جس میں رہ کر ہیں اس کی شخصیت کی آزادانہ اور پوری نشوونما ممکن ہے۔

۔ حقوق کو تسلیم کرانے اور ان کا احترام کرانے کی غرض سے، یا جمہوری نظام میں اخلاق، امن عامّہ، اور عام فلاح و بہبود کے مناسب لوازمات کو پورا کرنے کے لیے قانون کی طرف سے عائد کی گئی ہیں۔

یہ حقوق اور آزادیاں کسی صورت میں بھی اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے خلاف عمل میں نہیں لائی جا سکتیں۔

دفعہ ۳۰

نئے کسی ملک، گروہ، یا شخص کو کسی ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہونے یا کسی ایسے کام کو سرانجام دینے کا حق پیدا ہو جس کا پیشا ان حقوق اور آزادیوں کی تخریب ہو جو یہاں پیش کی گئی ہیں۔